رقیب

جمیل عثمان

''تو میں اس کے ساتھ سوئی تھی کیا؟'' سونیا نے تنک کر پوچھا۔

شارق یہ جملہ سن کر تلملا اٹھا۔ ''تم نے یہ بات زبان سے نکالی بھی کیسے؟''

''تمہی تو کہہ رہے ہو کہ میرا اٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا سب اس کے ساتھ تھا''۔

''میرا مطلب تھا، میری پیاری بیگم، کہ جب تم ملتان گئی تھیں تو تمھارا اس کا دن رات کا ساتھ تھا۔ سارا وقت ساتھ رہنا، ساتھ کھانا پینا، ساتھ گھومنا پھرنا۔ اور سونے جاگنے کا وقت بھی ایک ہی تھا تم دونوں کا۔ جب تم سونے جاتیں وہ بھی جاتا ہوگا اور جب تم جاگتی ہوں گی وہ بھی جاگ جاتا ہوگا۔ میرا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ تم دونوں ساتھ سوتے تھے''۔

''تم بلا وجہ مجھ پر شک کرتے ہو''۔ سونیا کے لہجے میں شکایت تھی۔

''میں شک نہیں کر رہا۔ بس مجھے یہ سوچ کر حسد اور جلن ہوتی ہے کہ تم چوبیس گھنٹے اس کے ساتھ رہتی ہوں گی''۔

''ہاں تو کیا کرتی؟ اس کا ماسٹرز ختم ہو چکا تھا، وہ کوئی جاب نہیں کر رہا تھا۔ گھر میں ڈرائیو کرنے والا بس ایک وہی تھا۔ اس لئے جہاں بھی جانا ہوتا بڑے ابو اسے ہی کہتے کہ ہمیں لے کے جائے'' سونیا نے وضاحت

کی، "اور پھر میں اکیلی اس کے ساتھ تھوڑی پھرتی تھی - صائمہ ہوتی تھی - کبھی امی اور بڑی امی بھی ساتھ جاتی تھیں" ۔

"اچھا! صحیح بتاؤ تم ایک بار بھی اس کے ساتھ گاڑی میں اکیلی نہیں گئی تھیں؟"

"ام مم --- ہاں --- آں --- ایک آدھ بار گئی تھی"۔

"دیکھا! آخر سچ بات زبان سے نکلی نا تمھارے!" شارق اچھلا ، "بس اسی بات سے جان جلتی ہے میری -"

"ارے تو میں کون سا اس کے ساتھ عشق لڑا رہی تھی؟" سونیا روہانسی ہو گئی، "ضرورت کے وقت ہی جاتی تھی جب سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہوتے اور کوئی جا نہیں سکتا تھا" ۔

"چاہے کچھ بھی ہو، میرے سینے پہ سانپ لوٹتے ہیں وہ سچویشن یاد کر کے کہ تم اس کے ساتھ گاڑی میں اکیلی جا رہی ہو گی" ۔

"اچھا بابا معاف کردو" سونیا نے ہاتھ جوڑے - غلطی ہو گئی - اب نہیں جاؤں گی" - اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے -

شارق اور سونیا جس شخص کے بارے میں بات کر رہے تھے وہ سونیا کا چچا زاد بھائی دانیال تھا ، اس کے بڑے ابو کا اکلوتا بیٹا - ماسٹرز ختم کرنے کے بعد وہ کوئی نوکری ملنے کا انتظار کر رہا تھا - اسی دوران سونیا اپنی والدہ کے ساتھ ملتان آئی تھی اور اپنے چچا کے ہاں مقیم تھی - شارق اپنے کاموں میں اس قدر مصروف تھا کہ اسے جانے کی چھٹی نہیں مل سکی - لہذا وہ لاہور میں ہی رہا اور سونیا اپنی امی کے ساتھ ملتان چلی گئی - شارق کو سونیا کا اپنے چچا زاد سے میل ملاپ بالکل پسند نہیں تھا - وہ جانتا تھا کہ ایک وقت دانیال سونیا کا امیدوار رہ چکا تھا - لیکن سونیا شارق کو چاہتی تھی جو اس کے ساتھ پڑھتا تھا - سونیا کے گھر والوں نے لڑکے کے

بارے میں بڑی چھان پھٹک کی تو معلوم ہوا کہ لڑکا اچھے خاندان سے تعلق رکھتا ہے ، شکل صورت کا اچھا ہے، تعلیم یافتہ ہے اور کماؤ ہے - اگرچہ وہ چاہتے تھے کہ سونیا خاندان میں ہی بیاہی جائے مگر شارق بھی کسی سے کم نہیں تھا اور وہ ان کی بیٹی کی پسند تھا - اس لئے شادی ہو گئی-

اگرچہ شارق میاں جانتے تھے کہ سونیا نے دانیال کے مقابلے میں انہیں اپنی زندگی کا ساتھی چنا ہے ، اس کے باوجود انہیں دانیال سے اللہ واسطے کا بیر تھا - ان کے دماغ سے یہ بات نکلتی ہی نہ تھی کہ دانیال کبھی سونیا سے شادی کا خواہش مند تھا - اس لئے ان دونوں کا ساتھ رہنا انہیں بالکل گوارا نہ تھا - لیکن حالات ایسے تھے کہ ان کی چلتی نہ تھی - سونیا کے بڑے ابو اس کے ابو کے بڑے بھائی تھے اور بہت بارعب شخصیت کے مالک تھے - پورا خاندان ان کی عزت کرتا تھا اور کوئی بھی ان کی مرضی کے خلاف نہیں جا سکتا تھا - وہ تو سونیا انہیں بڑی عزیز تھی ، اس لئے انہوں نے اپنے بیٹے کے مقابلے میں اسے شارق سے شادی کرنے کی اجازت دے دی تھی - اکثر و بیشتر سونیا کے امی ابو ملتان جاتے اور کبھی کبھی وہ بھی ان کے ساتھ جاتی - وہ وقت شارق پر بہت بھاری گزرتا تھا - وہ سونیا کو ملتان جانے دینا بھی نہیں چاھتا تھا اور روکنا بھی اس کے لئے محال تھا - کوئی پوچھتا تو وہ کیا کہتا کہ دانیال کی وجہ سے؟ نہیں! وہ یہ نہیں کہہ سکتا تھا- اس لئے وہ دل پر جبر کر کے سونیا کو جانے کی اجازت دے دیتا - جب موقع ہوتا تو وہ بھی اس کے ساتھ ملتان چلا جاتا - تب اس کے دل کو سکون ہوتا - حالانکہ سونیا نے بارہا اسے یقین دلایا تھا کہ وہ صرف اس سے محبت کرتی ہے - دانیال کے بارے میں ایسا سوچنا بھی اسے گوارا نہ تھا - مگر شارق میاں کو کون سمجھائے - دل میں جو شک کا پودا تھا وہ جڑ پکڑ چکا تھا -

سونیا کے ملتان سے آنے کے بعد تھوڑے دنوں تک کھٹ پٹ چلتی رہی - کبھی سونیا منہ پھلا لیتی تو کبی شارق ناراض ہو جاتا - لیکن دونوں ایک دوسرے سے غصہ ہو کر رہ بھی تو نہیں سکتے تھے - کبھی سونیا اسے منا لیتی اور کبھی شارق سونیا کو - دن ہنسی خوشی گزرتے رہے کہ ایک سال کے بعد سونیا کے ملتان جانے کا سوال ایک مرتبہ پھر اٹھ کھڑا ہوا - اس بار اس کی کزن صائمہ کی شادی تھی - اور یہ ہو نہیں سکتا تھا کہ

صائمہ کی شادی ہو اور سونیا نہ جائے - شارق کو ایک مرتبہ پھر مشکل فیصلہ کرنا تھا - یا تو وہ سونیا کو نہ جانے دے یا خود اس کے ساتھ ملتان جائے - اور دونوں صورتیں ممکن نہیں تھیں - دفتر کی طرف سے اسے بزنس ٹرپ پر ہالینڈ جانا تھا - ادھر سونیا کے بڑے ابو کی خواہش تھی کہ سونیا شادی سے ایک مہینے پہلے سے آ کر ان کے ہاں رہے- شارق جانتا تھا کہ ان کا بیٹا دانیال اسی گھر میں رہتا ہے - اسے ملتان میں ہی ایک اچھی نوکری مل گئی تھی - اور یہ سوچ کر ہی کہ سونیا اور دانیال ایک ہی گھر میں رہیں گے اس کے تن بدن میں آگ لگ جاتی - وہ یہ بھی سوچتا کہ شادی کا گھر ہے ، ہزار کام ہوں گے ، شاپنگ پر جانا ہوگا ، دولہے والوں کے گھر کے چکر لگیں گے - اور یہ ایک دو دن کا کام نہیں تھا - پورا مہینہ یہ سلسلہ چلنے والا تھا -

''نہیں ، نہیں ! میں تمہیں نہیں جانے دوں گا -'' شارق نے سونیا سے کہا -

''شارق ، کیا ہو گیا ہے تمہیں؟ تم بات سمجھنے کی کوشش کرو'' - سونیا گڑگڑائی -

''میں جانتا ہوں - تم جاؤ گی ، خوب محفلیں جمیں گی - خوب گھومنا پھرنا ہوگا - خوب شاپنگ ہو گی - ہر وقت کا ساتھ ! کیا کہنے !''

''تم ایسا کیوں سوچتے ہو؟'' وہ لجاجت سے بولی ، ''تم جانتے ہو کہ میں تم سے اور صرف تم سے محبت کرتی ہوں - میرے دل میں کسی اور کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے -''

''تو پھر تم بھی میرے ساتھ ہالینڈ چلو-

''میں کیسے تمھارے ساتھ چلوں؟ وہاں بڑے ابو ، بڑی امی اور سارے خاندان والے کیا سوچیں گے کہ گھر میں شادی ہے اور سونیا سیر سپاٹے کے لئے چلی گئی ہے -''

''سیر سپاٹے کے لئے نہیں ، تم اپنے شوہر کے ساتھ جا رہی ہو''-

''مگر ہالینڈ میں تمھارا کام ہے میرا تو نہیں -''

''تو کیا ہوا - تم میرے ساتھ رہو گی - فارغ اوقات میں ہم وہاں گھومیں پھریں گے -''

''شارق، پلیز!''

''یہ کہو نا کہ تمہیں میرے ساتھ گھومنا پھرنا اچھا نہیں لگتا بلکہ اس کے ساتھ اچھا لگتا ہے'' شارق بپھر گیا، ''میں جانتا ہوں کہ وہاں تمہیں خوب خوب مواقع ملیں گے اس کے ساتھ وقت گزارنے کے -''

''اوہ شارق! میں تمہیں کیسے یقین دلاؤں - میں صرف تمہاری ہوں -'' سونیا کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے - ''وہاں جانا میری مجبوری ہے اور تم یقین کرو ایسا کچھ بھی نہیں جیسا تم سوچ رہے ہو'' -

بحث کسی نتیجے پر پہنچے بغیر ختم ہو گئی - سونیا کے والدین نے بھی شارق کی منت سماجت کی کہ وہ اسے جانے دے - طے یہ ہوا کہ شارق ہالینڈ سے واپس آتے ہی چھٹی لے کر ملتان آ جائے گا شادی میں شریک ہو جائے گا - شارق بادل نا خواستہ مان گئے -

شارق ہالینڈ روانہ ہو گیا اور اس کے دوسرے دن سونیا اپنے والدین کے ساتھ ملتان پہنچ گئی - شادی کی تیاریاں زوروں پر تھیں - یہ لوگ بھی جا کر اس میں شامل ہو گئے - کبھی درزی کے ہاں تو کبھی سنار کے ہاں ، کبھی اس مال میں تو کبھی اس مال میں - دانیال کا کام ہی یہی تھا کہ آفس سے آنے کے بعد خواتین کو لے کر وہاں جائے جہاں انہیں جانا ہو - سونیا دانیال کے ساتھ اکیلے کہیں جانے سے احتراز کرتی تھی - اسے شارق کا خیال آتا تھا - مگر کبھی کبھی مجبوری میں اسے جانا ہی پڑتا تھا -

اور ایک روز ---- جب وہ دانیال کے ساتھ اکیلی گاڑی میں جا رہی تھی تو ---

ایک بڑا سا ٹریلر جو ان کی گاڑی کے برابر چل رہا تھا، ایک موڑ کاٹتے وقت الٹ گیا اور ان کی گاڑی پر آ گرا - دونوں اس کے نیچے دب کر جان بحق ہو گئے-

شادی کا گھر ماتم کدہ بن گیا - شادی کو تو کینسل ہونا ہی تھا - مگر گھر میں اتنا بڑا سانحہ! ایک بھائی کا بیٹا اور ایک بھائی کی بیٹی عین عالم شباب میں انہیں داغ مفارقت دے گئے تھے -

شارق ہالینڈ میں تھا اور اسے یکبارگی یہ خبر نہیں دی جا سکتی تھی - لیکن چھپانا بھی مشکل تھا - اس لئے کہ وہ روزانہ سونیا سے بات کیا کرتا تھا - کسی طرح ایک دن گزار کے اسے خبر دی گئی - شارق کے لئے یہ خبر ناقابل برداشت تھی - وہ اپنے حواس میں نہیں رہا - اس پر seizure کے دورے پڑنے لگے - اسے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا -

ادھر ملتان میں تدفین زیادہ دیر روکی نہیں جا سکتی تھی - شارق کا انتظار نہیں کیا جا سکتا تھا کیوں کہ وہ سفر کے قابل نہیں تھا - دونوں بھائیوں نے فیصلہ کیا کہ اپنے بچوں کو دفنا دیں - ان کی قبریں برابر برابر بنائی گئیں -پندرہ دنوں کے بعد شارق سفر کے قابل ہو سکا - ایر پورٹ پر سونیا کے ابو اور بڑے ابو خاندان کے دوسرے افراد کے ساتھ اسے لینے آئے تھے - وہ پتھر کے بت کی مانند سب سے ملتا رہا اور پھر خواہش ظاہر کی کہ اسے سیدھا قبرستان لے جایا جائے -

جب وہ قبرستان پہنچا ہے اور وہاں اس نے سونیا اور دانیال کی قبریں ساتھ ساتھ دیکھیں تو بے اختیار گھٹنوں کے بل زمین پر گر پڑا - اور اس کے منہ سے سسکیوں کے درمیان یہ الفاظ نکلے:

"دانیال! تو زندگی میں سونیا کو نہیں پا سکا تو مر کر تو نے اسے مجھ سے چھین لیا!" - پھر وہ چیخا -

''اور تم سونیا! کیوں کہی تھی تم نے مجھ سے اس کے ساتھ سونے والی بات؟'' پھر وہ زمین پر دوہتڑ مارتا ہوا بولا ''اب میں اس احساس کے ساتھ کیسے جیوں گا کہ تم قیامت تک اس کے برابر میں سوتی رہو گی''۔